www.FaizAhmedOwaisi.com
جمعۃ المبارک
کی فضیلت
تصنیف لطیف
مفسر اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن پیر طریقت، رہبر شریعت
مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین ﷺ

جمعۃ المبارک کی فضیلت

شمس المصنفین ،فقیہ الوقت ،فیضِ ملّت ،مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم القدسیہ

()......☆......☆......☆......()

()......☆......☆......()

()......☆......()

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

امابعد! فقیر کو الحمدللہ یہ سعادت خصوصیت سے نصیب ہے کہ ہر اعتکافِ رمضان مسجد نبوی پاک میں نصیب ہوتا ہے تو کچھ تصانیف بھی اِسی دورانِ معرضِ تحریر میں آئیں۔ اگر چہ نجدی کارندے فقیر کو اس سعادت سے محروم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن الحمدللہ کچھ نہ کچھ کام ہو ہی جاتا ہے۔ یہ رسالہ مسجد نبوی میں اعتکاف کی سعادت کا حصہ ہے اگر چہ اس کے بعض مضامین واپس بہاول پور آ کر مکمل کئے لیکن

للاکثر حکم الکل

اس رسالہ کو مدنی رسالہ تصور کیا جائے۔

فقط والسلام

محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۷ شوال المکرم ۱۴۲۲ھ

تمھید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

امابعد! الحمدللہ حسب سابق ۱۴۱۷ھ کے رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ میں مسجد نبوی شریف میں اعتکاف کی سعادت نصیب ہوئی۔ اعتکاف کے لئے مسجد شریف میں حاضری سے پہلے ایک دکان سے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ ''خصائص جمعہ'' خرید لیا تھا تا کہ مسجد شریف میں دیگر عبادات کے ساتھ عبادتِ مطالعۂ کتب اسلامیہ سے بھی بہرہ ور ہوں گا۔ چنانچہ رسالہ مذکورہ کے مطالعہ کے ساتھ اِس کے ترجمہ اُردو کا کام بھی جاری رکھا اگرچہ نجدیوں کی شرارت زوروں پر ہے کہ ہمارے جیسوں کو لکھائی پڑھائی کرتے دیکھ لیں تو گرفتار کر لیتے ہیں لیکن فقیر نے اپنے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ شفقت کے سہارے کام جاری رکھا جو کہ چند نشستوں میں نہ صرف ترجمہ بلکہ اُسے جدید طرز کی فہرست نما حواشی تصنیف تیار کر کے اس کا نام رکھا ''ضوء اللمعہ فی خصائص الجمعہ''

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم

وصلی اللہ تعالیٰ علیہ حبیبہ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

نوٹ

چونکہ حرم نبوی کے اندر کاغذات ودیگر لوازمات کا ملنا مشکل کام تھا اِسی لئے جو کاغذ جیسے ملتا رہا اُس پر رسالہ لکھ لیا بقایا کچھ رہ گیا تو رہائشی مکان میں آ کر مکمل کیا۔ (الحمدللہ علیٰ ذلک)

مقدمہ فی فضائل الجمعہ

جمعہ کی فضیلت اِس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس کلام (قرآن مجید) میں مستقل طور پر ایک سورۃ اُتاری ہے جس کا نام بھی سورۃ الجمعہ ہے اور اٹھائیسویں پارہ میں ہے اِسی میں جمعہ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ o فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ o (پارہ ۲۸، سورۃ الجمعہ، ایت ۱۰۔۹)

ترجمہ: اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

آیات کی تفسیر فقیر کی تفسیر ''فیوض الرحمٰن'' ترجمہ روح البیان میں ملاحظہ ہو۔

احادیث مبارکہ

فضائل جمعہ میں متعدد روایات وارد ہیں

(۱) صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں ہم پچھلے ہیں یعنی دنیا میں آنے کے لحاظ سے اور قیامت کے دن پہلے سوائے اِس کے کہ اُنہیں ہم سے پہلے کتاب ملی ہمیں اُن کے بعد یہی جمعہ وہ دن ہے کہ اُن پر جمعہ فرض کیا گیا یعنی یہ کہ اُس کی تعظیم کریں اور وہ اس کے خلاف ہوگئے اور ہم کو اللہ تعالیٰ نے بتادیا دوسرے لوگ ہمارے تابع ہیں یہود نے دوسرے دن کو وہ دن مقرر کیا یعنی ہفتہ کو اور نصاریٰ نے تیسرے دن کو یعنی اتوار کو۔

(۲) مسلم شریف کی دوسری روایت اُنہی سے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن تمام مخلوق سے پہلے ہمارے لئے فیصلہ ہوجائے گا۔

(۳) مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ بہتر دن کہ آفتاب نے اِس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے۔ اِسی میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کئے گئے اور اِسی میں جنت میں داخل کئے گئے اور اِسی میں جنت سے اترنے کا اُنہیں حکم ہوا اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔

(۴) ابوداؤد ونسائی وابنِ ماجہ وبیہقی اُوس بن اُوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا دن ہے اِسی میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کئے گئے اور اِسی میں انتقال کیا اور اُسی میں نفخہ ہے (دوسری بار صور پھونکا جانا) اور اُسی میں صعقہ ہے (پہلی بار صور پھونکا جانا) اس دن میں مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! اُس وقت حضور پر ہمارا درود کیونکر پیش کیا جائے گا جب حضور ﷺ انتقال فرما چکے ہوں گے۔فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء (علیہم السلام) کے جسم کو کھانا حرام کردیا ہے۔

(۵) ابنِ ماجہ کی روایت میں ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو یہ دن مشہور ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور مجھ پر جو درود پڑھے گا پیش کیا جائے گا۔ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی اور موت کے بعد؟ فرمایا بے شک اللہ نے زمین پر انبیاء (علیہم السلام) کے جسم کو کھانا حرام کردیا ہے، اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیے جاتے ہیں۔

(۶،۷) ابنِ ماجہ ابولبابہ بن عبدالمنذر اور احمد سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیدالاضحیٰ وعیدالفطر سے بڑا ہے اس میں پانچ خصلتیں ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے اُسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور (۲) اُسی میں زمین پر انہیں اُتارا اور (۳) اسی میں انہیں وفات دی (۴) اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اُس وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اُسے دے گا جب تک حرام کا سوال نہ کرے اور (۵) اسی دن میں قیامت قائم ہوگی۔کوئی فرشتہ مقرب آسمان وزمین اور ہوا اور پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔

(۸،۹،۱۰) بخاری ومسلم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ اگر اُسے پالے اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا سوال کرے تو وہ اُسے دے گا اور مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ وقت بہت تھوڑا ہے رہا یہ کہ وہ کون سا وقت ہے اُن میں روایتیں بہت ہیں۔اِن میں دو قوی ہیں ایک یہ کہ امام کے خطبہ کے لئے بیٹھنے سے ختم نماز تک ہے اس حدیث کو مسلم ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے وہ اپنے والد سے وہ حضور اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور دوسری یہ کہ وہ جمعہ کی پچھلی ساعت ہے۔امام مالک وابوداؤد وترمذی ونسائی واحمد ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی وہ کہتے ہیں میں کوہِ طور کی طرف گیا اور کعب احبار سے ملا اُن کے پاس بیٹھا اُنہوں

نے مجھے توریت کی روایتیں سنائیں اور میں نے اُن سے رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں بیان کیں اُن میں حدیث یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر دن کہ آفتاب نے اُس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی میں انہیں اُترنے کا حکم ہوا اور اسی میں اُن کی توبہ قبول ہوئی اور اسی میں ان کا انتقال ہوا اور اسی میں قیامت قائم ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن صبح کے وقت آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو سوائے آدمی اور جن کے اور اس میں ایک ایسا وقت ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اُسے پالے تو اللہ تعالیٰ سے جس شے کا سوال کرے وہ اُسے دے گا۔ کعب نے کہا سال میں ایسا ایک دن ہے میں نے کہا بلکہ ہر جمعہ میں ہے۔ کعب نے توریت پڑھ کر کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے سچ فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں پھر میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور کعب احبار کی مجلس اور جمعہ کے بارے میں جو حدیث بیان کی تھی اُس کا ذکر کیا اور یہ کہ کعب نے کہا تھا کہ یہ ہر سال میں ایک دن ہے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا کعب نے غلط کہا میں نے کہا پھر کعب نے توریت پڑھ کر کہا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کعب نے سچ کہا پھر عبداللہ بن سلام نے کہا تمہیں معلوم ہے یہ کون سی ساعت ہے۔ میں نے کہا پچھلی ساعت کیسے ہوسکتی ہے۔ حضور ﷺ نے تو فرمایا ہے مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں اُسے پائے اور وہ نماز کا وقت نہیں۔ عبداللہ بن سلام نے کہا کیا حضور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ جو کسی مجلس میں انتظار نماز میں بیٹھے وہ نماز میں ہے۔ میں نے کہا ہاں فرمایا تو ہے۔ کہا تو وہ یہی ہے یعنی نماز پڑھنے سے نماز کا انتظار مراد ہے۔

(۱۱) ترمذی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے اُسے عصر کے بعد سے غروبِ آفتاب تک تلاش کرو۔

(۱۲) طبرانی اوسط میں بسندِ حسن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں سرورِ عالم ﷺ اللہ تبارک و تعالیٰ کسی مسلمان کو جمعہ کے دن بے مغفرت کیے نہ چھوڑے گا۔

(۱۳) ابو یعلی اُنہی سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں کوئی گھنٹا ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ آزاد نہ کرتا ہو جن پر جہنم میں جانا واجب ہوگیا تھا۔

(۱۴) احمد و ترمذی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا اللہ تعالیٰ اُسے فتنۂ قبر سے بچالے گا۔

(۱۵) ابو نعیم نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں

مرے گا عذابِ قبر سے بچالیا جائے گا اور قیامت کے دن اِس طرح آئے گا کہ اُس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔

(۱۶) حمید نے ترغیب میں ایاس بن بکیر سے روایت کی کہ فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن مرے گا اُس کے لئے شہید کا اجر لکھا جائے گا اور فتنۂ قبر سے بچالیا جائے گا۔

(۱۷) عطا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان مرد یا مسلمان عورت جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے عذابِ قبر اور فتنۂ قبر سے بچالیا جائے گا اور خدا سے اِس حال میں ملے گا کہ اُس پر کچھ حساب نہ ہوگا اور اُس کے ساتھ گواہ ہوں گے کہ اُس کے لئے گواہی دیں گے یا مہر ہوگی۔

(۱۸) بیہقی کی روایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ آقائے دو جہاں ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن چمکدار دن۔

(۱۹) ترمذی ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ اُنہوں نے یہ آیت پڑھی

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

(پارہ ۶، سورۃ المآئدۃ، ایت ۳)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

اُن کی خدمت میں ایک یہودی حاضر تھا اُس نے کہا یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بناتے۔ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ آیت دو عیدوں کے دن اُتری جمعہ اور عرفہ کے دن یعنی ہمیں اس دن کو عید بنانے کی ضرورت نہیں کہ اللہ عزوجل نے جس دن یہ آیت اُتاری اُس دن دوہری عید تھی کہ جمعہ وعرفہ یہ دونوں دن مسلمانوں کی عید کے ہیں اور اس دن میں یہ دونوں جمع تھے کہ جمعہ کا دن تھا اور نویں ذی الحجہ۔

انتباہ

اسی سے ہمارے علماء اہلِ سنت استدلال فرماتے ہیں کہ یوم میلاد النبی ﷺ کو عید کہنا جائز ہے۔ یہ کوئی اصطلاحی عید نہیں جیسا کہ مخالفین کہا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دو عیدیں بتائی ہیں تم نے تیسری عید کہاں سے نکالی؟ ہم نے کہا اِسی ابنِ عباس سے کہ یوم جمعہ وعرفہ عیدیں طفیلی ہیں اُن کی اصلی عید تو یومِ میلاد ہے کہ یومِ میلاد نہ ہوتا تو نہ عرفہ ہوتا نہ جمعہ بلکہ یوں کہو کہ عیدالفطر ہوتی نہ عید بقرہ۔

اصل وجود آمدی از نخست
دیگر ہر چہ موجود شد فرع تست

خصائص الجمعہ

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں ہر جنس میں سے اُس کے کسی فرد کو افضل بنایا ہے۔ حضور سرورِ عالم ﷺ علی الاطلاق جملہ مخلوقات سے افضل ہیں اور یہ بھی یاد رہے کہ مخلوق میں جسے جو کوئی فضیلت نصیب ہوئی ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ یا کسی نبی علیہ السلام اور ولی کامل کی وجہ سے۔ اسی طرح جمعہ کو بھی اتنی بڑی خصوصیات نصیب ہوئی ہیں تو حضور سرورِ عالم ﷺ کی وجہ سے جب کہ آپ کی منتقلی از پشت سیدنا عبداللہ بہ شکم آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسی شب ہوئی اس کے علاوہ اور بھی نسبتوں سے منسوب ہے۔ ثابت ہوا کہ نسبت بڑی چیز ہے فقیر نے اس موضوع پر رسالہ لکھا ہے ''نسبت بسکت''

اس نکتہ کو ذہن میں رکھ کر رسالہ ہذا یعنی ''ضوء اللمعہ فی خصائص الجمعہ'' پڑھیے۔ یاد رہے کہ فقیر کا اس موضوع پر عربی رسالہ ہے جو حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ سے ملخص ہے بنام ''نور اللمعہ فی خصائص الجمعہ'' خدا کرے وہ بھی شائع ہو جائے۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الکریم الامین

وعلی آلہٖ واصحابہ واولیاء امتہ و علماء ملتہ اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۷ شوال المکرم ۱۴۲۱ھ

بہاول پور۔ پاکستان

خصوصیت کا مطلب

عرف عرب میں مشہور ہے

خاصته الشئی یو جد فیه ولا یو جد فی غیره

شے کا خاصہ صرف اُسی شے میں ہو اُس کے غیر میں نہ پایا جائے۔

جیسے ختم نبوت حضور سرورِ عالم ﷺ کا خاصہ ہے کسی دوسرے کے لئے ماننا کفر ہے جیسا مولوی قاسم نانوتوی نے آپ ﷺ کی ختم نبوت ذاتی کا اظہار کیا اور قادیانی اُسی راہ پر چل پڑا تو دونوں کا فرو مرتد ٹھہرے۔

پھر خاصہ دو قسم ہے (۱) شاملہ (۲) غیر شاملہ۔ جمعہ کی اکثر خصوصیات خصوصیتِ شاملہ میں سے ہیں فقیر نے اُسے نقشہ کے طور مرتب کیا ہے۔

نمبر شمار	خصوصیت
۱	عید المسلمین
۲	صرف جمعہ کا روزہ مکروہ
۳	صرف شب جمعہ کی عبادت مکروہ
۴	جمعہ کی نماز صبح کو سورۃ الم تنزیل وسورۃ دہر پڑھنی چاہیے
۵	جمعہ کی نماز صبح افضل الصلوٰۃ ہے
۶	جمعہ کے دن کی دو رکعت
۷	نماز جمعہ حج المساکین ہے یعنی حج کے برابر ثواب ہے
۸	جمعہ کی فرض نماز میں قرأۃ بالجہر
۹	نمازِ جمعہ کی دو رکعت میں سورۃ الجمعہ والمنافقین پڑھنا
۱۰	نمازِ جمعہ با جماعت
۱۱	کم از کم چالیس مقتدی ہونا شرط [۱]
۱۲	شہر کی ایک جامع مسجد میں ادائیگی

[۱] امام ابوحنیفہ کے نزدیک امام کے سوا تین افراد۔

[۱] لیکن احناف کے نزدیک کراہت بدستور ہے۔ [۲] احناف کے نزدیک ابراد مستحب ہے جمعہ ہو یا غیر

الحمدللہ یہ رسالہ رات کو اڑھائی بجے ختم ہوا۔

فقط والسلام

محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور وارد مدینہ طیبہ برمکان حافظ غلام سرور صاحب بہاولپور

مقیم مدینہ پاک

۷شوال المکرم ۱۴۱۷ھ شب جمعۃ المبارک

فصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین